101912-خاوند گالی گلوچ کرتا اور بہتان لگاتا اور قتل کی دھکی دیتا ہے کیا طلاق کا مطالبہ شرعی ہوگا ؟

سوال

میں اپنے خاوند سے کئی ایک اسباب کی بنا پر طلاق حاصل کرنا چاہتی ہوں اسباب درج ذیل ہیں :

1 کئی ماہ قبل میری چھ ماہ کی بیٹی گاڑی کے حادثہ میں فوت ہوگئی حادثہ کے وقت وہ میرے ساتھ تھی جس کی بنا پر وہ مجھ پر اسے قتل کرنے کی تہمت لگاتا ہے.

2 مجھے ایسی گالیاں نکالتا ہے جو کوئی بھی بیوی اپنے خاوند سے سننے پر راضی نہیں ہوتی.

3 وہ مجھ پر تہمت لگاتا ہے کہ میرے اپنے بہنوئی کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں! یہ علم میں رہے کہ میرا بہنوئی لندن میں ہے اور میں مصر میں ہوں.

4 ہر جگہ گری ہوئی کلام کے ساتھ میری مذمت کرتا رہتا ہے.

5 میں نے اتنا کچھ برداشت کیا ہے جو کوئی انسان برداشت نہیں کرتا، وہ مجھ سے بیس برس بڑا ہے، میں بڑا شخص اس لیے تلاش کرتی تھی کہ وہ عقلمند ہوگا، لیکن شادی کے بعد مجھے علم ہوا کہ یہ تو نفسیاتی مریض ہے.

میں اس کے ساتھ رہی حتی کہ اس کا نفسیاتی مرض ختم ہوگیا، اور اب پھر وہ نفسیاتی مریض بن گیا ہے اور مجھے اس لیے قتل کرنا چاہتا ہے کہ اس کے خیال میں بیٹی کو میں نے قتل کیا ہے.

میری ایک اور بھی بیٹی ہے اور بچہ بھی ہے وہ فوت شدہ بچی کے بدلہ میں ان کی موت کی تمنا رکھتا ہے؛ کیونکہ وہ صرف اس بیٹی سے ہی محبت کرتا تھا، میرا سوال یہ ہے کہ :

کیا مجھے اس حالت میں طلاق لینے کا حق حاصل ہے یہ علم میں رہے کہ وہ مجھے طلاق نہیں دینا چاہتا بلکہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو بیٹی کی وفات پر اجرو ثواب سے نوازے، اور اسے روز قیامت اپنے گھر والوں کے لیے شفاعت کا باعث بنائے، اور آپ کو اس خاوند کا بھی اجر عظیم دے جس نے وہ کچھ کہا اور کیا جس کی بنا پر آپ کو غم و پریشانی ہوئی.

یہ علم میں رکھیں کہ دنیا تو امتحان و آزمائش کی جگہ ہے اور مسلمان شخص کو اس دنیا میں غم و پریشانی اور بیماری آتی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں اجرو ثواب کے حصول کی کامیابی ضروری حاصل کرے، اس لیے آپ کو جو کچھ پہنچا ہے اس میں اپنے پروردگار اللہ عزوجل سے اجرو ثواب کی نیت رکھیں اور اللہ سے صبر و تحمل کی دعا کریں، اور اپنے دین پر ثابت قدمی طلب کریں.

رہا مسئلہ طلاق طلب کرنا تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ :

آپ کے خاوند کی جانب سے کچھ ایسی اشیاء اور اعمال صادر ہوئے ہیں جن کی بنا پر طلاق طلب کرنا مباح ہوجاتی ہے تو پھر جب یہ اسباب سب جمع ہو جائیں تو کیسے ؟!

تہمت و بہتان کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے، اور کسی کے لیے بھی بہتان لگانا حلال نہیں، اور پھر سب و شتم اور قتل کی دھمکی یہ ایسے امور ہیں جو کسی دور والے اور اجنبی شخص سے کوئی آدمی برداشت نہیں کرتا.

لیکن اگر یہ سب کچھ شریک حیاۃ خاوند سے صادر ہوں تو کیا حال ہوگا، جس کے ساتھ وہ ایک ہی گھر میں رہتی ہو؟!

بلاشک و شبہ طلاق طلب کرنے والی اس عورت کو حدیث میں وارد شدہ وعید شامل نہیں ہوتی :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی تنگی اور حاجت کے طلاق کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت کے لیے وعید والی جتنی بھی احادیث وارد ہیں وہ سب اس پر محمول ہیں کہ اگر طلاق مباح کرنے والا کوئی سبب نہ ہو تو طلاق کا مطالبہ کیا جائے"

دیکھیں : فتح الباری (402/9).

اور مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یعنی ایسی تنگی اور سختی کے بغیر جس کی بنا پر علیحدگی طلب کرنے پر مجبور ہونا پڑے.

دیکھیں : تحفۃ الاحوذی (410/4).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"جب ازدواجی تعلقات ختم کرنے کا کوئی سبب پایا جائے تو بیوی اس کے مطالبہ کا حق رکھتی ہے، مثلا خاوند بیوی کو نان و نفقہ میں تنگ کرتا ہو، اور خاوند غائب ہو، اور اس کے علاوہ دوسرے اسباب جن کی وسعت و تنگی میں فقہاء کا اختلاف ہے.

لیکن یہ عورت کی تعبیر کے مطابق نہیں بلکہ قاضی کے فیصلہ کے مطابق ہونگے، مگر یہ کہ خاوند بیوی کو طلاق کا حق سپرد کردے تو اس حالت میں وہ اپنے قول کے ساتھ اس کی مالک بن جائیگی.

جب خاوند اور بیوی علیحدہ ہونے پر متفق ہوجائیں تو یہ جائز ہے، اور یہ فیصلہ کی ضرورت کے بغیر ہی پورا ہو جائیگا، اور اسی طرح قاضی کو بھی حق حاصل ہے کہ جب علیحدگی کے اسباب پیدا ہو جائیں تو اللہ کے حق کی حمایت کرتے ہوئے وہ ان میں علیحدگی کرائے گا، مثلا :

اللہ محفوظ رکھے اگر خاوندیا بیوی میں سے کوئی مرتد ہوجائے، یا پھر اگر وہ مجوسی تھے تو کوئی ایک مسلمان ہوجائے، اور دوسرا اسلام قبول نہ کرے.

مگر اس سب کو طلاق کا نام نہیں دیا جائیگا، صرف پہلے کو طلاق کہا جائیگا جو کہ خاوند کی عبارت اور خاص اس کے ارادہ سے ہوگی، اس کی دلیل کہ طلاق خاص خاوند کا حق ہے یہ حدیث ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"طلاق تو اس کا حق ہے جس نے پنڈلی پکڑی"

اسے ابن ماجہ (2072) نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں حسن قرار دیا ہے" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (11/29).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

خاوند کو اپنے بارہ میں اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنی زبان کو حرام میں استعمال کرنے سے روکنا چاہیے، اور اس کے گھر والوں اور حکمران میں سے جو کوئی بھی اسے اس سے روک سکتا ہے اسے منع کرنے میں آگے بڑھنا چاہیے.

اگر بیوی چاہے تو وہ خاوند کی جانب سے اذیت و تکلیف کو برداشت کرے، اور اگر چاہے تو وہ طلاق طلب کر سکتی ہے اگر خاوند کے ساتھ اس کا طلاق پر سمجھوتہ ہوجائے تو ٹھیک وگرنہ وہ اپنا مقدمہ عدالت میں شرعی قاضی کے سامنے پیش کرے تا کہ اگر ضرر و نقصان ثابت ہوجائے تو قاضی خاوند کو طلاق دینا لازم کرے.

واللہ اعلم.